تقریر

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب

اور

زوجہ محترمہ طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (النحل:98)

مرد یا عورت میں سے جو بھی نیکیاں بجالائے بشرطیکہ وہ مومن ہو تو اُسے ہم یقیناً ایک حیاتِ طیّبہ کی صورت میں زندہ کر دیں گے اور انہیں ضرور اُن کا اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے جو وہ کرتے رہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت **"محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب اور زوجہ محترمہ طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ"**

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب 26 اگست 1918ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور حضرت سرور سلطانہ صاحبہؓ کے بیٹے تھے۔

آپ کا نکاح 27 دسمبر 1939ء کو حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ اور حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی بیٹی صاحبزادی طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ کے ساتھ گیارہ سو روپے حق مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مسجد نور قادیان میں پڑھا۔ آپ کی شادی 28 مارچ 1942ء کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹی اور دو بیٹوں سے نوازا جن میں مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب طارق سابق امیر جماعتِ احمدیہ ضلع جہلم، مکرم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب اور مکرمہ صاحبزادی امۃ الحسیب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ہیں۔

آپ بہت نڈر اور دینی غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ آپ نے 1944ء میں جلسہ مصلح موعودؓ دہلی کے انتظامات میں نمایاں حصہ لیا۔ پارٹیشن سے پہلے آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر دہلی کی جماعت میں خدمات انجام دیں اور خصوصاً پارٹیشن کے ایام میں آپ کو بعض اہم اور غیر معمولی خدمات بجالانے کا موقع بھی ملا۔ آپ بہت نڈر اور دینی غیرت رکھنے والے تھے۔

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے پارٹیشن کے بعد جہلم میں چپ بورڈ فیکٹری لگائی۔ یہ چپ بورڈ فیکٹری کچھ عرصہ قبل معاندینِ احمدیت نے جلادی تھی جبکہ آپ کے بیٹے مکرم مرزا نصیر احمد طارق صاحب جہلم کے امیر تھے۔

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔ آپ کی وفات یکم دسمبر 1999ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 81 برس تھی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

مورخہ 2 دسمبر 1999ء بعد نماز ظہر و عصر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آپ کی وفات پر فرمایا:

"صاحبزادہ مرزا منیر احمد جن کو ہم بے تکلفی سے بھائی منیر کہا کرتے تھے بہت سادہ اور نڈر انسان تھے۔ ایک دفعہ احمدیہ ہوسٹل میں شیخ مصری کے بیٹے بشیر نے کوئی بدتمیزی کے کلمات کہے تو مجھے خوب یاد ہے کہ بھائی نے اس کو گریبان سے پکڑ کر اس کی سخت پٹائی کی جس کے بعد اسے کبھی بدتمیزی کی جرأت نہ ہوئی۔ حضرت عموں صاحبؓ کے بچوں میں ان کا مزاج حضرت عموں صاحبؓ سے بہت ملتا تھا۔ آخری بیماری بڑے حوصلے اور صبر سے کاٹی۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے آمین"

سامعین! ابھی حضرت عموں صاحبؓ کا ذکر ہوا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے کو ان کے تمام بھتیجے اور بھتیجیاں عموں صاحب کہتے تھے۔ عربی میں "عَمّ" چچا کو کہتے ہیں اسی نسبت سے آپؓ عموں صاحب مشہور تھے۔

سامعین! اب مَیں کچھ ذکر آپ کی اہلیہ مکرمہ صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ مرحومہ کا بھی کروں گا۔

صاحبزادی طاہرہ صدیقہ صاحبہ 3 جون 1921ء کو پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی نواسی، حضرت نواب عبد اللہ خان صاحبؓ اور نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی پوتی تھیں۔

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم میٹرک تک قادیان میں حاصل کی۔ حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو اپنی بیٹی بنایا ہوا تھا اور آپ کے ساتھ بڑا خاص محبت اور شفقت کا سلوک کرتی تھیں۔ حضرت اماں جان نے اپنا ذاتی بہت سارا جہیز کا سامان آپ کو دے دیا تھا جس پہ حضرت امّاں جان کا نام بھی لکھا ہوا ہے۔

شادی کے وقت آپ کے میاں ملازمت کے سلسلہ میں دہلی میں مقیم تھے اس لئے شادی کے بعد آپ اپنے میاں کے ساتھ دہلی میں رہیں۔ پارٹیشن کے بعد پاکستان میں لمبا عرصہ لاہور اور پھر جہلم میں آپ کا قیام رہا۔ جہلم میں آپ لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ چپ بورڈ خدمات بجالاتی رہیں۔ مہمان نوازی آپ کا ایک وصف تھا جب 1974ء کے فسادات ہوئے تو جہلم کی جماعت کا بہت بڑا حصہ یہاں چِپ بورڈ فیکٹری میں جمع ہو گیا تھا اور ان دنوں میں وہاں پر آپ نے افرادِ جماعت کی بڑے اچھے رنگ میں مہمان نوازی بھی کی۔ آپ غریبوں کی ہمدرد تھیں۔

آپ کی بیٹی صاحبزادی امۃ الحسیب صاحبہ کو آپ کی بیماری میں خوب خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر و شکر سے گزارا۔

سامعین! آپ کی وفات 13 جولائی 2016ء کو شام تقریباً 6 بجے ہوئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 95 سال تھی۔

مورخہ 14 جولائی 2016ء کو بعد نماز عصر ان کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکر کرتے ہوئے۔ فرمایا:

"مرحومہ بہت خوش اخلاق، ہنس مکھ اور ملنسار تھیں۔ صابر اور شاکر، دعا گو، تہجد گزار، عبادت میں شغف رکھنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بھی بڑا گہرا تعلق تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ مہمان نوازی بھی ان کا وصف تھا۔ یہ نظام جماعت اور سلسلہ کی بہت غیرت رکھنے والی خاتون تھیں۔ نظام خلافت کے خلاف کوئی بھی بات برداشت نہیں تھی۔ اگر کوئی نظام کے خلاف، خلافت کے خلاف بات کرتا تو فوراً روک دیتیں... اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔"

اللہ تعالیٰ آپ دونوں مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

مغفرت بے حساب ہو جائے

مرحمت لا جواب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ منصور چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡